لاریب نام رکھنا

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

بچے کا نام لاریب رکھنا کیسا؟

جواب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

"لاریب"کا معنی ہے: "کوئی شک نہیں۔"یونہی اردو میں بھی یہ لفظ مستعمل ہے اور وہاں اس کا معنی ہوتا ہے: "بے شک، یقینا، تحقیق۔" الغرض یہ کوئی نام نہیں، لہذا یہ نام نہ رکھا جائے، بلکہ اس کے بجائے کوئی اسلامی با معنی نام رکھا جائے۔ اور بہتر یہ ہے کہ اولاً بیٹے کا نام صرف "محمد" رکھیں، کیونکہ حدیث پاک میں "محمد" نام رکھنے کی فضیلت اور ترغیب ارشاد فرمائی گئی ہے اور ظاہر یہ ہے کہ یہ فضیلت تنہا نام محمد رکھنے کی ہے، پھر پکارنے کے لیے انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام کے اسمائے مبارکہ یا صحابہ کرام و تابعین عظام اور بزرگانِ دین رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کے ناموں میں سے کوئی نام رکھ لیجیے کہ حدیث پاک میں اچھوں کے نام پر نام رکھنے کا حکم فرمایا گیا ہے۔

ارشادِ باری تعالی ہے: (ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ) ترجمہ کنزالایمان: وہ بلند رتبہ کتاب کوئی شک کی جگہ نہیں اس میں۔ (پارہ 1، سورۃ البقرۃ، آیت: 2)

القاموس الوحید میں ہے "الریب: شک و شبہ، گمان، تہمت و الزام۔" (القاموس الوحید، صفحہ 690، مطبوعہ: کراچی)

فرہنگ آصفیہ میں ہے "لاریب: بے شک۔ بلاشبہ۔ تحقیق۔ یقینا۔" (فرہنگ آصفیہ، جلد 4، صفحہ 867، مطبوعہ: لاہور)

بہار شریعت میں ہے "ایسا نام رکھنا جس کا ذکر نہ قرآن مجید میں آیا ہو نہ حدیثوں میں ہو نہ مسلمانوں میں ایسا نام مستعمل ہو، اس میں علما کو اختلاف ہے بہتر یہ ہے کہ نہ رکھے۔" (بہارِ شریعت، جلد 3، حصہ 16، صفحہ 603، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

کنزالعمال میں روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "من ولد له مولود ذكر فسماه محمدا حبالي وتبركا باسمي كان هو ومولوده في الجنة" ترجمہ: جس کے ہاں بیٹا پیدا ہوا اور وہ میری محبت اور میرے نام سے برکت حاصل کرنے کے لئے اس کا نام محمد رکھے تو وہ اور اس کا بیٹا دونوں جنت میں جائیں گے۔ (کنزالعمال، جلد 16، صفحہ 422، حدیث: 45223، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت)

ردالمحتار میں مذکورہ حدیث کے تحت ہے "قال السیوطي: هذا أمثل حديث ورد في هذا الباب وإسناده حسن" ترجمہ: علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ نے فرمایا: جتنی بھی احادیث اس باب میں وارد ہوئیں، یہ حدیث ان سب میں بہتر ہے اور اس کی سند حسن ہے۔ (ردالمحتار علی الدرالمختار، کتاب الحظر والاباحۃ، جلد9، صفحہ688، مطبوعہ: کوئٹہ)

فتاوی رضویہ میں ہے "بہتر یہ ہے کہ صرف محمد یا احمد نام رکھے اس کے ساتھ جان وغیرہ اور کوئی لفظ نہ ملائے کہ فضائل تنہا انھیں اسمائے مبارکہ کے وارِد ہوئے ہیں۔" (فتاوی رضویہ، جلد24، صفحہ691، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

الفردوس بماثور الخطاب میں ہے "تسموا بخيار كم" ترجمہ: اپنے اچھوں کے نام پر نام رکھو۔ (الفردوس بماثور الخطاب، جلد2، صفحہ58، حدیث: 2328، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام کے اسمائے طیبہ اور صحابہ و تابعین و بزرگان دِین کے نام پر نام رکھنا بہتر ہے، امید ہے کہ اون کی برکت بچہ کے شاملِ حال ہو۔" (بہار شریعت، جلد3، حصہ15، صفحہ356، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد فرحان افضل عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-4431

تاریخ اجراء: 20جمادی الاولٰی1447ھ/12نومبر2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net